Vol.5 No. 2 2022

ISSN Online: 2709-7625

ISSN Print: 2709-7617

ورجینیاوولف کے ناول "مسزڈولوے" کا تانیثی مطالعہ

* زاہد محمد علی۔

پی ایچ۔ڈی اردو(اسکالر)اوری اینٹل کالج پنجاب یونیورسٹی،لاہور

ABSTRACT:

According to Virginia Woolf men and women should make a wiling acknowledgement of each other as individual. Virginia Woolf preferred individual life instead of gender. In her novels she shows the essential quality of female experience where it differs from men. In her novel Mrs. Dalloway she shows women more deep and profound than men. Woolf says men are occupied with trivial things, they just struggle for money, power and status but women struggle to create order, love and life. In this novel Mrs. Dalloway the main character Clarissa aim is to connect .people, to establish relationships, love and friendship.

Key words: Virginia Woolf, Feminism, Modern Novel

کلیدی الفاظ:ورجینیاوولف،تانیثیت،جدید ناول

ورجینیاوولف نے اپنے مضمون ,,A Room of one,s own،، میں لکھا ہے کہ "ایک عورت کے پاس اپنا کمرہ اور ذاتی پیسہ ہونا چاہیے اگر اسے فکشن لکھنا ہے۔،،(۱)
یہاں اس کی مراد یہ ہے کہ اسے خود مختاری اور آزادی ہونی چاہیے اسے کسی بھی ضرورت کے لیے مرد کا مرہونِ منت نہیں ہونا چاہیے اگر ایسا نہیں ہے تو وہ ایک اچھی رائیٹر نہیں بن سکتی۔یہاں ہم ورجینیاوولف کے ناول "مسزڈولوے۔،، جو اس کا سب سے پرسنل ناول ہے یا ایسے کہہ لیجیے کہ اس کے دل میں پوشیدہ جذبات کا ترجمان ناول ہے اس کا تانیثی مطالعہ کریں گے۔ تخلیق اور جنون یا دیوانگی اس ناول کے دو مرکزی تھیم ہیں۔گویا کہ یہ اس کے اندر موجود کشمکش کی نمائندگی کرتے ہیں۔مسزڈیلوے پورے ناول کے دوران میں اسی کشمکش کا شکار رہی ہے۔ایک تو وہ لوگوں کو قریب لانے کی ان کے درمیان موجود اختلاف کم کرنے کی کوشش کرتی رہی اور دوسری طرف وہ سیپٹیمس وارن اسمتھ کی علامتی دیوانگی پر پریشان بھی دکھائی دیتی ہے۔وولف چونکہ جدید ناول نگار ہیں اس لیے ماڈرن لائف میں انسان کی ازلی تنہائی بھی یعنی محفل میں موجود ہو کر بھی تنہائی کا شکار ہونا بھی اس ناول میں دیکھا گیا ہے۔

اس ناول کی مرکزی کردار ایک عورت ہے جس کا نام کلاریساڈولوے ہے جو ایک سیاستدان بلکہ حکمران پارٹی کے ایک ممبر کی بیوی ہے۔اور ایک سترہ سال کی بیٹی کی ماں بھی ہے۔اس کی عمر تقریباً پچاس سال ہے اور وہ ایک ہاؤس وائف ہے جو گھر پر خود کو مصروف رکھنے کے لیے مختلف پارٹیوں کا اہتمام کرتی ہے۔یہ ناول چونکہ ورجینیاوولف کی خاص تکنیک "شعور کی رو" کی تکنیک میں لکھا گیا ہے اس لیے ناول اس کی ایک دن کی بھرپور زندگی کی نمائندگی کر رہا ہے۔جس میں وہ صبح پھول خریدنے کے لیے مارکیٹ جاتی ہے تاکہ اپنی پارٹی میں آنے والوں کے لیے سجائے جا سکیں۔اپنی پارٹی کے اہتمام کے لیے وہ بہت پرجوش ہے اور مختلف نوکروں کو ان کے کام تفویض کرتی دکھائی گئی ہے۔یہاں کچھ لمحات وہ اپنے سابق محبوب کے ساتھ گزارتی ہے جو ہندوستان سے واپس آیا ہے،پھر وہ پارٹی کے لیے ڈریس کے انتخاب میں مصروف ہے۔اس کے ساتھ ساتھ وہ اپنے ماضی،حال اور مستقبل کے بارے مسلسل سوچتی رہتی ہے۔

یہاں ناول میں اس ایک کہانی کے ساتھ ساتھ دوسری ایک کہانی بھی چلتی ہے جس کا براہِ راست کلاریسا کی کہانی سے کوئی تعلق دکھائی نہیں دیتا مگر آخر میں کچھ نہ کچھ تانے بانے ملتے دکھائی دیتے ہیں۔یہ تکنیک بھی ہمیں جدید ناول میں دیکھنے کو ملتی ہے کہ کہانی کے اندر ایک اور کہانی بیان کی جاتی ہے۔یہ کہانی ایک جنگ کے سپاہی سیپٹیمس وارن اسمتھ کی ہے جو جنگ میں شدید زخمی ہو جاتا ہے مگر جسمانی زخموں کے ساتھ ساتھ وہ جنگ میں خون آلود مناظر کی تاب نہ لاتے ہوتے نفسیاتی طور پر بھی شدید متاثر ہوتا ہے۔یہاں ماہرِ نفسیات ڈاکٹر ہیوم کے اس کے ساتھ ناروا سلوک کو بھی دکھایا گیا ہے۔اسی روز جس دن کلاریسا کے گھر پر پارٹی کا اہتمام کیا گیا ہے وہ ایک اور ماہرِ نفسیات ڈاکٹر بریڈ شاہ کے پاس جاتا ہے جو اس کا مکمل معائنہ کیے بغیر اسے پاگل خانے بھیجنے کی تجویز دیتا ہے۔یہ بھی پدرسری معاشرے میں مرد کی حاکمیت کی طرف اشارہ ہے کہ مرد اپنی بنائی ہوئی دنیا میں اپنی من مانی بھی کرتے ہیں۔مگر سیپٹیمس وارن اسمتھ اس بات سے بہت پریشان ہو جاتا ہے اور اسی دوران ڈاکٹر ہیوم اسے پاگل خانے لے جانے کے لیے آتا ہے مگر وہ اپنے ہوٹل میں جہاں وہ اپنی بیوی کے ساتھ ٹھہرا ہے اس کی کھڑکی سے کود کر جان دے دیتا ہے۔ناول کے آخر میں جب بریڈ شاہ،کلاریسا کی پارٹی میں شمولیت کے لیے آتا ہے تو وہاں اپنے دیری سے پہنچنے کی وجہ کے طور پر بتاتا ہے کہ اس کے مریض سیپٹیمس نے خودکشی کر لی ہے۔یہ سیپٹیمس اور کلاریسا کی کہانی کے درمیان واحد اشتراک ہے مگر غور کرنے پر پتا چلتا ہے کہ سیپٹیمس اور کلاریسا ایک ہی سکے کے دو،رخ ہیں۔

یہ ناول زندگی کی بھرپور نمائندگی کرتا ہے بلکہ خواتین کی زندگی کا احاطہ کرتا ہے۔اگر ہم دیکھیں تو ورجینیاوولف صرف نعرے لگانے والی فیمینیسٹ نہ تھیں نہ ہی نہ ہی وہ خواتین کے حقوق اور مواقع کے لیے کوشاں رہنے والی فیمینیسٹ تھیں،مگر وہ ذہنی اور عقلی طور پر عورتوں کی معاشرے میں قبولیت کے لیے جدوجہد کرتی دکھائی دیتی ہیں۔وہ یہ چاہتی ہیں کہ معاشرے میں مرد اور عورت کی تفریق سے جو مسائل پیدا ہوتے ہیں اس کا حل نکالنا ضروری ہے۔ان کا مؤقف تھا کہ عورتوں کی دنیا میں مردوں اور مردوں کی دنیا میں عورتوں کے مقام کو تسلیم کرنا چاہیے۔مسزڈولوے کے متعلق ناول میں ہم محسوس کرتے ہیں کہ نہ تو وہ بہت مالدار ہے اور نہ ہی معاشرتی رتبے کی حامل ہے،ہاں اس کے خیالات اسے ایک مکمل عورت بناتے ہیں۔

ورجینیاوولف کے تقریباً تمام ناول عورتوں کی خوبیوں اور اخلاقی صفات سے مزین ہیں۔اور اس کے مقابل بعض جگہوں پر مردوں کی حماقتوں کا بھی ذکر کیا گیا ہے۔مگر مسزڈالووے سب سے زیادہ تانیثی ناول ہے ،اس کا مرکزی کردار ایک عورت کلاریساڈولوے ہے جو اپنے اردگرد موجود چیزوں پر پوری توجہ دیتی ہے،زندگی کو جینے کے لیے اور اس سے لطف اندوز ہونے کے لیے ہمیں زندگی کو ویسا بنانا پڑتا ہے۔جیسا کہ اس ناول میں کلاریسا اپنے ڈرائنگ روم میں ایک بھرپور اور نئی زندگی کی تخلیق کرتی ہے۔وہ وہاں موجود تمام کرداروں کی شرکت اور انہیں ان کی نفسیات کے مطابق لے کر چلتی ہے۔یہ اس کی خوبی بھی ہے اور ایک عورت ہونے کے ناطے اس کی فطری صلاحیت بھی ہے۔یہاں تک کہ مرد کردار پیٹر والش بھی اس بات کا معترف ہے کہ کلاریسا زندگی سے لطف اندوز ہونے کا ہنر جانتی ہے اور اس کے ساتھ ساتھ دوسروں کی

ISSN Online: 2709-7625
ISSN Print: 2709-7617

خوشیوں کے لیے بھی سرگرداں رہتی ہے۔ زندگی میں مصروف رہنا اور زندگی سے لطف اندوز ہونا بھی ایک خوبی ہے جو کلاریسا میں فطرتاً موجود تھی۔ یہاں پیٹر والش سوچتا ہے۔

,,اس کی طبعیت میں اکتاہٹ تھی نہ چڑچڑاپن۔ وہ عملی طور پر ہر چیز سے لطف اندوز ہونے کا ہنر جانتی تھی اور اس نے اس ہنر کو ساری زندگی آزمایا بھی۔ اس میں بہت لطیف حسِ مزاح بھی تھی جو اسے منفرد بناتی تھی اس کے ساتھ ساتھ وہ لوگوں کو جوڑ کر رکھنے کی خواہاں تھی اور ہمیشہ لوگوں کو قریب آنے کا موقع دیتی تھی،،(۲)

اسی لیے اسے پارٹیوں کے اہتمام کرنے کا شوق تھا اور اس نے ساری زندگی اس کام میں گزاری وہ پارٹیوں سے لطف اندوز ہوتی اور ساتھ ساتھ لوگوں کی حماقتوں کا جائزہ بھی لیتی رہتی تھی۔ کلاریسا یہ اہتمام اس لیے بھی کرتی تھی کہ لوگوں کو ایک دوسرے کے قریب لایا جاسکے، ان کے درمیان نفرتوں اور رنجشوں کو کم سے کم کیا جاسکے اور محبتوں کے دیئے جلائے جاسکیں۔ اس طرح وہ ایک تخلیقی فن کار سے کم نہ تھی جس نے اپنی ایک دنیا خود پیدا کی تھی اور اس میں خوش بھی تھی۔ تانیثی تخلیق اور تانیثی موڈ اس ناول کے بنیادی نکات ہیں۔ اور کلاریسا اس ناول کا مرکزی کردار کے طور پر سامنے آئی ہے جو عورتوں کی نمائندہ ہے۔

کلاریسا ایک تخلیقی اور مثبت ذہن کی حامل ہے اور وہ اس ناول میں مردوں کی خود پسند، خود ساختہ دنیا اور تخریبی سرگرمیوں کے خلاف ایک مزاحمت کے استعارہ کے طور پر سامنے آتی ہے۔ مردوں نے سیاست کا میدان ہو یا جنگ کا ہمیشہ اس میں اپنے آپ کو ترجیح دی ہے اس لیے دنیا کی تباہی کے ذمہ دار بھی مرد ہی ہیں۔ کلاریسا کی تخلیقی سرگرمیاں اگرچہ روزمرہ کی کی تانیثی سرگرمیوں پر مشتمل ہیں۔ اس کا مقصد لوگوں کے درمیان محبت کے رشتے قائم کرنے ہیں نہ کہ مردوں کی طرح بڑی بڑی یادگاریں بنانی ہیں۔ ناول میں ہم دیکھتے ہیں کہ کلاریسا اپنے سویٹر بن رہی ہے یا سوٹ پر کڑھائی کا کام کر رہی ہے یہ بھی خواتین کی تخلیقی صلاحیتوں کے استعارے کے طور پر آیا ہے اس کے ساتھ ساتھ یہ بات اس چیز کو بھی ظاہر کرتی ہے کہ وہ لوگوں کو آپس میں جوڑ کے رکھنا چاہتی ہے۔

کلاریسا اپنی آزادی پر اور خود مختاری پر کوئی سمجھوتہ کرنے کو تیار نہیں تھی۔ پیٹر اس کا بچپن کا دوست تھا اور رچرڈ کے مقابلے میں زیادہ پرکشش تھا مگر یہ سب ہونے کے باوجود وہ پیٹر کے بجائے رچرڈ ڈولوے کا انتخاب کرتی ہے کیونکہ اس کے بقول۔

,,شادی میں دو افراد جو یہ سمجھوتا کرتے ہیں ان کے درمیان اتنا فاصلہ اور آزادی ہونی چاہیے جو وہ ایک ہی گھر میں رہتے ہوئے ایک دوسرے سے بنا کے رکھیں۔ یہی وجہ تھی کہ یہ آزادی رچرڈ اسے دیتا تھا اور پیٹر کے ساتھ ایسا ممکن نہ تھا۔ اس کے ساتھ ہر چیز شئیر کرنا پڑتی جو اسے کسی صورت قبول نہ تھا۔،،(۳)

جیسا کہ ناول پڑھ کے ہمیں معلوم ہوتا ہے کہ کلاریسا ایک پر اعتماد خاتون تھی۔ اسی لیے اس نے اپنی خود مختاری پر اپنی محبت کو قربان کرنے میں ذرا تامل نہیں کیا۔ اگرچہ کبھی کبھار اسے اپنے فیصلے پر پچھتاوہ بھی ہوتا تھا مگر انگریزی ناول کی تاریخ میں ہم پہلی عورت دیکھتے ہیں جس نے کسی مرد کے سامنے گھٹنے نہیں ٹیکے اور بغیر کسی اختلاف اور جھگڑے کے اپنی آزادی کو بھی برقرار رکھا۔ کلاریسا اپنی تنہائی اور روح کی آزادی کو پسند کرتی تھی۔ ناول میں دو مقام پر ہم دیکھتے ہیں کہ کلاریسا کھڑکی سے ایک بوڑھی عورت کو تجسس کے ساتھ دیکھتی ہے جو اپنے روزمرہ امور میں مگن ہے۔ وہ عورت دراصل کلاریسا کی روح اور آزادی کی علامت ہے۔ جسے محبت پر قربان نہیں کیا جاسکا۔ مذہب اور محبت بھی اسے تباہ نہیں کر سکے، ناول میں پیٹر محبت کی اور مس کیلمن مذہب کی نمائندہ ہے۔ مگر دونوں کو کلاریسا نے اپنی آزادی میں مخل نہیں ہونے دیا۔ اس لیے کہ کلاریسا کی آزادی کی یا پرائیویسی کی خواہش ناصرف اس کی روح کی آواز ہے بلکہ یہ ایک فطری جذبہ ہے۔ وہ اپنے جذبات کا بھی خیال رکھتی ہے۔ اس کا دھیما مزاج اسے دوسروں سے منفرد کرتا ہے۔ یہی مزاج اسے اس کی عزتِ نفس اور خود مختاری کے تحفظ میں بھی معاون ہے۔ یہ بھی اس ناول کا اہم موضوع ہے کہ خواتین کی آزادی اور خود مختاری بہت اہم ہے۔

ناول میں پیٹر واش اپنے چاقو کے ساتھ مسلسل کھیلتا دکھائی دیتا ہے۔ یہ اس کی کلاریسا کے لیے مردانہ دھمکی کی علامت بھی ہو سکتا ہے۔ مگر کلاریسا کبھی بھی اسے اپنی عزتِ نفس پر فوقیت نہیں دے سکتی۔ دوسری طرف اس کے شوہر رچرڈ کا رویہ اس کے ساتھ مکمل طور پر واش سے مختلف ہے۔ وہ کلاریسا کو اتنی اسپیس دیتا ہے کہ وہ اپنی پرائیویسی کو بنائے رکھے۔ یہاں تک کہ وہ سونے کے لیے بھی علاحدہ کمرا استعمال کرتا ہے۔ کلاریسا اسی لیے اس کا انتخاب کرتی ہے کہ وہ بات بات پہ پوچھ گچھ کرنے والا اور روکنے ٹوکنے والا نہیں ہے نہ ہی وہ ایک شکی مزاج مرد ہے بلکہ وہ ایک وسیع النظر آدمی ہے۔ اسی لیے کلاریسا اور رچرڈ ایک پر امن زندگی گزار رہے ہیں جس میں اگرچہ جذبات ہم آہنگی کی کمی ہے۔

دوسری طرف کلاریسا کا ایک اور پہلو بھی ہے کہ اس کی جذباتی ہم آہنگی یا محبت ایک اور کردار سیلی ساٹن کے ساتھ ہے، دلچسپ پہلو یہ ہے کہ سیلی ساٹن ایک عورت ہے اور انگریزی ناول میں یہ پہلو بھی ورجینیا سامنے لے کے آئی ہے جس میں ہم جنس پرستی کو بھی موضوع بنایا گیا ہے۔ ایک عورت دوسری عورت کی محبت میں گرفتار ہو جائے، اکٹھے سگار پینا، سائیکل کی سواری کرنا، نیم عریاں لباس میں جوگنگ کرنا، سیل ساٹن کے یہ سبھی مشغلے کلاریسا کو اپنی طرف کھینچتے تھے۔

,,ایک عجیب بات جو ماضی میں دیکھنے سے سامنے آتی وہ ایک خلوص تھا، سیلی کے لیے اس کے جذبات کی ہم آہنگی تھی۔ یہ کسی مرد کے لیے جذبات جیسا نہ تھا یہ مکمل طور پر اس سے مختلف جذبات تھے اس میں کچھ اس قسم کے جذبات تھے جو دو بلوغت کو پہنچتی لڑکیوں کے درمیان ہی پائے جاتے ہیں۔،،(۴)

کلاریسا ابھی تک اس بوسے کو بھول نہ پائی تھی جو ایک دفعہ سیلی ساٹن نے اس کے ہونٹوں پر کیا تھا۔

سماجی اور معاشرتی طور پر فعال ہونے کے باوجود کلاریسا کو تنہائی کا ایک دائمی احساس درپیش رہا۔ اسی لیے وہ پارٹیوں اور ہجوم میں رہتے ہوئے بھی تنہا تھی۔ یہی تنہائی کا احساس ورجینیا وولف کے ناولوں کی بنیادی خصوصیات میں سے ہے۔ یہ انسان کی ازلی تنہائی کا استعارہ ہے۔ اور اسی لیے کلاریسا کے لیئے باطن کو ظاہر سے الگ کرنا بھی مشکل دکھائی دیتا ہے۔

,,کلاریسا کو شدید تنہائی کا احساس رہا اور یہ ایک دائمی احساس تھا۔ جیسے کوئی بپھرا ہوا سمندر ہو۔ اس کو یہ احساس بھی رہتا تھا کہ ایک دن زندگی گزارنا بھی گویا جان جوکھوں کا کام ہے،،(۵)

ناول میں کلاریسا اپنے تعلقات میں ایک خاموش، سرسری اور کسی حد تک اپنے آپ میں رہنے والے کردار کے طور پر سامنے آئی ہے۔ اسی کہانی میں ایک اور کہانی جو ساتھ ساتھ چلتی ہے وہ سیپٹیمس وارن اسمتھ کی ہے جو جنگ کا متاثرہ سولجر ہے اور روح کی تنہائی کا شکار ہو گیا ہے۔ یہاں تک کہ وہ بالآخر خودکشی کر لیتا ہے۔ سیپٹیمس وارن اسمتھ تنہائی کا شکار ہے اور اسی طرح کلاریسا بھی اسی تنہائی کا شکار ہے لیکن وہ دو مختلف دنیا کے مسافر ہیں۔ کلاریسا اور سیپٹیمس ایک ہی سکے کے دو رخ ہیں، کلاریسا سیپٹیمس کی موت کا سن کر شدید دکھی ہو جاتی ہے۔ کلاریسا کے ذہن میں بھی کہیں خودکشی کا خیال ہے۔ کلاریسا بھی زندگی کے کھوکھلے پن

ISSN Online: 2709-7625
ISSN Print: 2709-7617

سے واقف ہے۔ مگر اس کے خاوند کی طرف سے دی جانے والی نرمی اسے تحفظ کا احساس دلاتی ہے۔ یہی تحفظ سیپٹیمس کو اپنی بیوی لیکریزیا سے بھی ملتا ہے۔ سیپٹیمس کا پاگل پن معصومیت کی دیوانگی ہے جسے تہذیب کے نام پر مہذب معاشرے کی طرف سے کس وحشت سے استعمال کیا جاتا ہے جو اسے سمجھ نہیں پاتے۔ یہی مہذب معاشرہ اپنے نوجوانوں کو جنگ پر بھیج کر ان کی زندگیاں تباہ کرتا ہے۔ اسی پاگل پن کے دوران میں ڈاکٹر ہوم اور بریڈ شا اس کی روح کی آزادی کو تباہ کرنے پہ تلے ہیں۔ وہ معصوم نوجوان ان کی بربریت کا شکار ہو جاتا ہے۔

یہ ناول مسز ڈولوے، پدر سری معاشرے کی جانب سے جاری استیحصال کے خلاف ایک زبردست احتجاج ہے یہ انسانی تعلقات میں طاقت کے بے جا استعمال کے خلاف احتجاج ہے۔ جیسا کہ ڈاکٹر ہوم اور بریڈ شا کا سیپٹیمس کے مقابل طاقت کا استعمال۔ اور وہ طاقت جس کا مظاہرہ پہلی جنگِ عظیم میں کیا گیا تھا۔ یہاں ناول کی ہیروئن کلاریسا ایک تخلیقی کردار کے طور پر سامنے آئی ہے۔ ورجینیا وولف مرد کی مختلف تخلیقی صلاحیتوں کا بھی تنقیدی جائزہ لیا ہے۔ جیسے اپنے مطابق قوانین کی تشکیل، اپنی سلطنت کو مستحکم کرنے کے لیے طاقت کا بے جا استعمال جبکہ اس کے مقابل اس نے تانیثی طاقت کو بھی پیش کیا ہے۔ اور ناول میں اس بات کو باور کرانے کی کوشش کی ہے کہ کیسے خواتین تہذیب اور کلچر کی حفاظت کرتی ہیں جس کو مردوں نے تباہی کے دھانے پر پہنچا دیا ہے۔ ناول میں ہم مشاہدہ کرتے ہیں کہ ایک خاتون ہے جو بازار میں ہے اس کے ہاتھ میں ایک ٹیلی گرام ہے جان کے لیے جو جنگ میں مارا جاتا ہے۔ وہ عورت معاشرے میں ہیروازم کی مثال ہے، موت کے دہانے پر اپنی تہذیب کو بچانے کی کوشش اور عزمِ صمیم۔

بالکل اسی طرح ہمیں ناول میں کلاریسا کا کردار بھی ملتا ہے وہ بھی جنگ کی تباہیوں کے بعد پارٹیوں کے اہتمام میں مصروف ہے جب وہ سیپٹیمس کی موت کا سنتی ہے تو وہ اپنی پارٹی کو جاری رکھتی ہے۔ یہ جذبہ ناول میں موت کے مقابلے میں زندگی کو جاری رکھنے کے عزم کا استعارہ ہے۔ اس ناول میں ورجینیا وولف کلاریسا کے مقابل ایک کردار پرائم منسٹر کا بھی لے کے آئی ہے۔ جو پدر سری معاشرے کی علامت ہے۔ جبکہ ہمیں معلوم ہے کہ کلاریسا ناول میں تانیثی استعارے کے طور پر آئی ہے۔ پرائم منسٹر ناول میں ہمیں پتا چلتا ہے کہ گاڑیوں اور قیمتی کپڑوں کا شوقین ہے اور زندگی کے بیرونی، خارجی معاملات پر اپنی توجہ مرکوز رکھتا ہے۔ جب کہ کلاریسا لوگوں کی داخلی زندگی پر اثر انداز ہوتی ہے۔ ورجینیا وولف نے پرائم منسٹر اور کلاریسا کو ایک ساتھ پارٹی میں دکھا کر مردانہ حاکمیت پر طنز کرنے کی کوشش کی ہے۔

ڈاکٹر ہیوم، ڈاکٹر بریڈ شا، مس کیلمن، لیڈی بروٹن اور کسی حد تک پیٹر واش بھی پرائم منسٹر کے ماننے والوں میں سے ہیں۔ ان سبھی کردار میں جس چیز کی کمی دیکھی گئی ہے وہ فرد کی روح کی آزادی کو نہ سمجھنا ہے۔ وہ فرد کو ایک چیز سمجھ کر برتاؤ کرتے ہیں۔ وہ اسے ایک آزاد روح سمجھ کر قبول کرنے سے قاصر ہیں۔ بلکہ فرد پر مذہب اور محبت کی بے جا پابندیاں لگانے کے خواہاں ہیں۔ وہ ہمیشہ لوگوں کو اپنے مطابق چلانے کی کوشش میں لگے ہیں۔ جیسا کہ ہم ناول میں یہ بات محسوس کرتے ہیں کہ پیٹر واش کلاریسا سے محبت کرتے ہوئے اسے کسی قسم کی پرسنل لبرٹی دینے کا روادار نہیں ہے۔ اسی لیے شاید کاریسا اسے اپنا شوہر بنانے پر رضا مند نہیں ہوتی۔ یہاں تک کہ اس کہ اس کا مختصر عارضی دورہ بھی کلاریسا کی شادی شدہ زندگی میں خلل کا سبب بنتا ہے۔ جیسا کہ علامتی طور پر ورجینیا ووف نے کلاریسا کو پیٹر واش سے اپنا لباس چھپاتے ہوئے دکھایا ہے۔ پیٹر کی آمد سے پہلے وہ مکمل طور پر اپنی زندگی میں مگن تھی مگر ہم محسوس کرتے ہیں کہ پیٹر کی آمد نے اس کی پرسنل لبرٹی کو ڈسٹرب کر کے رکھ دیا ہے۔ ڈاکٹر ہوم اور بریڈ شا ایک مخصوص ذہنیت کی نمائندگی کرتے ہیں وہ ذہنیت جو جنگوں کے پیچھے کارفرما ہے جو سلطنتوں کو بڑھانے کے لیے کوشاں ہے۔ جیسا کہ بریڈ شا اپنے مریض کو بچانے کی بجائے اسے اپنا شکار بنا لیتا ہے۔ اور اسے پاگل خانے میں داخلے پر مجبور کرتا ہے۔ وہ اسے کوئی اور آپشن دینے کے لیے تیار نہیں ہے۔ ورجینیا وولف کے نزدیک یہ ایک غیر معقول رویہ ہے۔

آخر میں معلوم ہوتا ہے کہ سیپٹیمس یہ محسوس کرتا ہے کہ زندگی خوب صورت ہے مگر لوگ اسے تباہ کر دیتے ہیں۔ وہ نہ چاہتے ہوئے بھی خودکشی کرنے پر مجبور ہو جاتا ہے۔ کیونکہ وہ لوگوں سے فرار حاصل نہیں کر پاتا۔ آخر میں جب ڈاکٹر ہوم اسے ملنے آتا ہے تو اسے بھی یہ محسوس ہوتا ہے کہ وہ مرنا نہیں چاہتا۔۔۔۔

جب کلاریسا کو سیپٹیمس کی موت کا معلوم ہوتا ہے تو وہ اچانک محسوس کرتی ہے کہ سیپٹیمس نے خودکشی کر کے مردوں کی اس بہیمانہ دنیا کا بائیکاٹ کر دیا ہے جس نے زندگی کو ناقابلِ برداشت بنا دیا ہے۔ اور سیپٹیمس نے اپنی روح کی آزادی پر کوئی سمجھوتہ کرنے سے انکار کر دیا ہے۔ اسے کلاریسا اچھی طرح سمجھ رہی ہے وہ حیران ہے کہ بریڈ شا ایک اچھا ڈاکٹر ہے اور بہت سی شخصی برائیوں سے بچا بھی ہے مگر کچھ ناقابلِ بیان غصے کا حامل ہے جو سیپٹیمس کو ناگوار گزرتا ہے اور وہ خودکشی کر لیتا ہے۔ ایک اور کردار مس کیلمن کا ہے جو مذہبی کردار ہے وہ اگرچہ مسز ڈولوے کی ممنون ہے کہ اس نے اپنی بیٹی کی ٹیوٹر رکھ کر اسے جاب دی ہے مگر وہ اس کے ساتھ ساتھ کلاریسا سے شدید حسد بھی کرتی ہے۔ وہ کلاریسا کی خوب صورتی، ذہانت، عزت اور شہرت سے حسد کرتی ہے اور مذہب اور خدا کے نام پر اسے نیچا دکھانا چاہتی ہے مگر کلاریسا کسی طرح بھی کمزور نہیں ہے۔ اس لیے مس کیلمن کی کلاریسا کو نیچا دکھانے کی کوشش ایک اور طرح سامنے آتی ہے کہ وہ اس کی بیٹی ایلزبتھ کو اپنے قابو میں کرنے کی کوشش کرتی ہے۔ اس طرح ایلزبتھ بیچاری دو خواتین کے درمیان میدانِ جنگ بن جاتی ہے۔ کلاریسا اسے اپنی مادرانہ شفقت کے ساتھ اور مس کیلمن اسے مذہب اور مذہبی کتابوں کے ذریئے جیتنے کی کوشش کرتی ہیں۔ اگرچہ الزبتھ اپنی ماں کے ساتھ بھی وقت گزارتی ہے مگر کلاریسا جانتی ہے کہ مس کیلمن روحانی طور پر اس پر اثر انداز ہوتی رہے گی۔ اور یہ چیز اسے برداشت کہاں ہوتی تھی کیونکہ وہ جانتی تھی کہ محبت اور مذہب کے نام پر انسان کی آزادی کا استحصال کیا جاتا ہے۔

مس کیلمن کے ساتھ ساتھ ایک اور خاتون بھی ناول میں موجود ہے وہ مس لیکریزیا ہے۔ جو کبھی کبھی تنہائی کا شکار ہو جاتی ہے۔ اس میں مس کلاریسا کی طرح زندگی میں بھرپور شرکت کا جذبہ موجود ہے۔ اسی کے ذریعے سیپٹیمس جنگ کے صدمات سے باہر نکلنے اور زندگی کے محسوسات کو پہچاننے میں دوبارہ کامیاب ہوا۔ اور اس نے اپنے اردگرد موجود حقیقی اور فطری زندگی میں شمولیت کی کوشش بھی کی۔ سیپٹیمس ، لیکریزیا کو ایک ہیٹ بناتے ہوئے یا سیتے ہوئے دیکھتا ہے اور وہ اس کی اس تخلیقی سرگرمی میں کھو جاتا ہے۔

„وہ پہلے ایک چیز بناتی ہے پھر دوسری چیز میں مگن ہے ایسے لگ رہا ہے جیسے وہ کوئی سینے کا کام کر رہی ہے،،٦

یہ تخلیق زندگی کی علامت ہے اور سینا بھی کلاریسا کی طرح مثبت انداز میں لوگوں کو جوڑ کر رکھنے کی علامت ہے جو ایک بہت عمدہ تخلیقی سرگرمی ہے۔

کلاریسا کے ساتھ جتنے لوگ جڑے ہوئے ہیں وہ پارٹی میں ایک دوسرے میں ضم ہو جاتے ہیں۔ جیسے ہی وہ اس مصروف دن کا خاتمہ کرتی ہے اس کے ساتھ ہی ناول بھی اختتام پذیر ہو جاتا ہے۔ وہ پارٹی میں بریڈ شا سے ملتی ہے اور سیپٹیمس کی موت کا سنتی ہے۔ وہ وہاں اپنے جوانی کے پیار سیلی ساٹن سے بھی ملتی ہے جو کہ اب لیڈی روسٹرے ہے اور ایک مل مالک کی بیوی ہے۔ اب اس کے پانچ بچے ہیں اور اس کی جوانی

ISSN Online: 2709-7625

ISSN Print: 2709-7617

کی کشش اور جادو کہیں کھو سا گیا ہے۔ وہیں اسے پیٹر واش ملتا ہے جو اپنی ناکامی سے نبرد آزما ہے۔ ہم اس ناول میں کلاریسا کو ایک مکمل تانیثی کردار جو کہ ناول کا مرکزی کردار بھی ہے اس روپ میں دیکھتے ہیں۔ ہم اس کی مصنوعی اور حقیقی زندگی سے واقف ہوتے ہیں۔

ہمیں معلوم ہوتا ہے کہ کلاریسا کی پارٹیاں سماجی اکٹھ سے بڑھ کر ہیں۔ وہ جیسا کہ خود بتاتی ہے کہ یہ لوگوں کو قریب لانے کا ایک بہانہ ہے۔ ورجینیا وولف کے بقول

,,وہ لوگوں کی موجودگی کو دل سے محسوس کرتی ہے اور محسوس کرتی ہے کہ وقت نے کیا کیا کھو لیا ہے لوگ کتنے قابل رحم ہیں۔ اور سمجھتی ہے کہ ان کو قریب لانا ہی اچھا ہے۔ اور وہ اپنی پارٹیوں کے ذریعے ایسا کرنے میں کامیاب بھی ہو جاتی ہے۔ یہ ان کو ایک دوسرے کے قریب لانے کا موقع گویا ایک تخلیقی عمل سے کم نہ تھا۔ یہ اگرچہ مشکل تھا مگر اس کی طرف سے لوگوں کے لیے ایک انعام سے کم نہ تھا۔،،۷

اس نے یہ سب زندگی کی خاطر کیا۔ اپنی سبھی خامیوں جیسا کہ وہ تکبر زدہ تھی، سرد مہر تھی، ڈرپوک بھی تھی۔ یہ سبھی خامیاں اس کی ایک خوبی کے سامنے ہیچ تھیں اور وہ خوبی تھی لوگوں کو ایک دوسرے سے جوڑ کے رکھنے کا فن۔ اور اپنے اردگرد موجود ہر انسان کا خیال رکھنا۔ ناول کی آخری لائن میں ,,ایسی ہی تھی وہ،، سے ہمیں پتا چلتا ہے کہ ناول میں کلاریسا ڈلوے کا کردار کتنا جاندار تھا۔ کلاریسا اس لیے ناول کا مرکزی کردار نہیں ہے کہ اس کی دوسروں کے لیے محبت کی شدت کیا تھی بلکہ دوسروں کے لیے وہ خود مرکزِ نگاہ تھی۔ یہاں تک کہ اس کے نوکر بھی اس کے ایک مشفقانہ لفظ کے لیے بے چین رہتے تھے۔ رچرڈ ڈلوے جو اس کا خاوند ہونے پر نازاں تھا۔ یہاں تک کہ پیٹر واش جسے برسوں پہلے اس نے انکار کر دیا

تھا وہ برسوں بعد بھی جذبات کی اسی شدت کے ساتھ پلٹ کر آ گیا تھا۔ یعنی ناول میں موجود سبھی کردار اس کے گرد گھومتے ہیں اور اس سے محبت کرتے ہیں۔ اس لیے ہم کہہ سکتے ہیں کہ ناول ,,مسز ڈلووے،، زندگی اور تخلیق کی کہانی ہے۔ اور ورجینیا وولف کی تانیثیت کے حامل نظریات کی نمائندہ کردار بھی ہے۔ یعنی خواتین تخلیقی اور مثبت سرگرمیوں میں پیش پیش ہیں اور مردوں کے برابر مواقع میسر نہ ہونے کے باوجود معاشرے میں ان کا مثبت کردار انہیں مردوں کی ترتیب دی گئی دنیا میں نمایاں کرتا ہے۔

حواشی وحوالہ جات

۱۔ ورجینیا وولف، A ROOM OF ONE,S OWN، ہوگارتھ پریس، لندن، ۱۹۲۹ء، ص ۵

۲۔ ورجینیا وولف، Mrs Dallowy، گرافٹن بکس، لندن، ۱۹۹۰ء، ص ۵

۳۔ ورجینیا وولف، Mrs Dalloway، گرافٹن بکس، لندن، ۱۹۹۰ء، ص ۷

۴۔ ایضا، ص ۱۶

۵۔ ایضا، ص ۶۲

۷ ایضا، ص ۳